بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

برصغیر ہند و پاک کی ایک تاریخی شب عبادت

شبیہہ تربت

اٹھارہ ۱۸ نوجوانانِ بنی ہاشمؑ

زیارت گنج شہیداں

اجمالی تعارف

از قلم

محمد وصی خاں

مسد انجمن ناصر العزا رجسٹرڈ: کراچی۔

Presented by Ziaraat.Com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دنیاوی مشکلات کا حل مشکل کشا کے صدقے میں مل گیا۔ نقش مولا علیؑ مفت حاصل کیجئے۔ اور زیارت گنج شہیداں بھی کیجئے

پیاری بہنوں

امسال بھی اراکین انجمن ناصر العزا ر جسٹرڈ ۱۱ر نومبر ۱۹۸۲ء کو وقت ۸ بجے شب امام بارگاہ جعفریہ گولیمار میں سیدہ فاطمۃ الزہراؑ کے لال اور علیؑ کے دلبند کی بیکسی و مظلومی کی یاد میں فرش عزا کا اہتمام کر رہے ہیں جسمیں تمام رات ماتم ہی ماتم کیا جائے گا۔ بمقام دفن گاہ تعزیہ میں اٹھارہ نوجوانان بنی ہاشمؑ کی تربت کی شبیہہ خیام اہل بیتؑ شبیہہ نہر فرات، یادگار تاریخی علم حضرت عباس علمبردارؑ۔ شبیہہ گنج شہیداں کی زیارت کرائیں گے۔ ہم یقین سے کہتے ہیں کہ آپ زیارت کو آئیں تو یہاں گنج شہیداں کو دیکھکر بہت روئیں گی۔ بی بی ان شبیہہ تربت کے لئے اپنے ساتھ اگر بتی، موم بتی اور پھول لانا مت بھولیئے گا۔ اس فرش عزا پر یقیناً آپ بھی اپنے بھائیوں کے ساتھ تمام رات ماتم و گریہ کرینگی۔ بعد نماز فجر دنیاوی مشکلات کے حل کے لئے نقش مشکل کشاؑ تابوت سید الشہداؑ پر نذر کرنے کے بعد مفت تقسیم کئے جائیں گے۔ پیاری بہنوں یہ نقش اپنے اور اپنے گھر والوں کے لئے لینا مت بھولیئے گا۔

خادمین فرش عزا

علمدار حسین اسلم (جنرل سیکریٹری) و اراکین

Presented by Ziaraat.Com

ترتیب و پیشکش

بفضل الٰہی و بہ تصدق ائمہ معصومین

محمد وصی خاں۔

مصنف

صدر انجمن ناصر العزاء رجسٹرڈ

جو کچھ ہوا ہوا کرم سے تیرے
جو کچھ ہوگا ترے کرم سے ہوگا
(غالب)

فاتحہ برائے ایصال ثواب وصی حسن ابن حسن احمد
محمد وصی خاں ، وصی حسن

Presented by Ziaraat.Com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اجمالی تعارف

زیارت گنج شہیداں

شبیہہ تربت اٹھارہ نوجوانان بنی ہاشمؑ

مومنین کرام ہم اراکین انجمن ناصر العزا ہر سال بمقام دفن گاہ تعزیہ امام بارگاہ جعفریہ حسین آباد گوٹھ بیمار میں ۱۱ محرم الحرام اور چہلم امام مظلومؑ کے درمیان کسی بھی شب جمعہ کو ایک مثالی شب عبادت کا اہتمام کرتے ہیں۔ اس دن انجمن کی جانب سے مجلس عزا منعقد کی جاتی ہے۔ پھر تمام رات حسینی سوگواروں کو سیدہ کے لال کا ماتم برپا کرنے کے لئے مدعو کیا جاتا ہے۔ اس عبادت کی شب میں شہر کراچی کے گوشے گوشے سے ہزاروں کی تعداد میں حسینی پروانے شرکت کرتے ہیں مومنین سے زیادہ مومنات جناب سیدہ کو ذبح لال شہزادی زینبؑ و کلثومؑ کو ان کے بھائی اور شہزادی سکینہؑ کو ان کے بابا اور چچا کا پرسہ دینے کے لئے آتی ہیں۔ خاص کر چھوٹے چھوٹے بچے ان شبیہہ تربت پر تمام رات اگربتی اور موم بتی روشن کرتے ہیں۔

انجمن کی جانب سے مومنین و مومنات کے قیام کا مکمل بندوبست ہوتا ہے

Presented by Ziaraat.Com

تمام رات نذر و نیاز تقسیم کی جاتی ہے اس کے علاوہ امام رضا علیہ السلام کا ارشاد فرمایا ہوا نقش مولا مشکل کشاؑ مفت تقسیم کیا جاتا ہے۔ یہ نقش اپنے اندر بڑی کرامات رکھتا ہے اور رکھنا بھی چاہیئے۔ کیونکہ یہ مشکل کشاؑ کے نام نامی سے منسوب ہے جسکو دنیا میں رب جلیل نے مشکلات کے حل کے لئے پیدا کیا ہے۔ اراکین انجمن ناصر العزاء (رجسٹرڈ) دفن گاہ تعزیہ میں کربلا کے شہیدوں کی تربت کا نقشہ اس طرح پیش کرتے ہیں کہ ایک تربت اصحاب و انصار کی گنج شہیداں کے طور پر بنائی جاتی ہے۔ پھر ۱۸ شبیہہ تربت نوجوانان بنی ہاشمؑ کی بنائی جاتی ہے۔ نہر فرات کی شبیہہ اور ایک یادگاری علم بیاد حضرت عباسؑ علمبردار نصب کیا جاتا ہے۔ یہ سارا کا سارا منظر دیکھنے سے تعلق رکھتا ہے، آیئے ہم ان ۱۸ نوجوانان بنی ہاشمؑ کی شبیہہ تربت ہم بناتے ہیں۔ آپ سے تعارف کرائیں۔

بعد انصار عزیزوں نے کیا قصد وغا

صبح عاشور ہی سے امام حسین علیہ السلام کے اقرباء اور آل ابوطالب علیہ السلام کے جواں مرد انصار حسین علیہ السلام کے دوش بدوش محو جہاد تھے مگر انصار سید الشہداء کی شہادت کے بعد قربانی کا میدان آل ابوطالبؑ کے لئے ہموار ہو چکا تھا۔ اس لئے کہ انصار حسینیؑ کی زندگی میں یہ ممکن ہی نہ تھا کہ بنی ہاشم اور آل ابوطالبؑ علیہ السلام میں سے کوئی جان دینے کے لئے میدان میں جاتا۔ اگر ایسا ہوتا تو باوفا انصار اپنے ہاتھوں

Presented by Ziaraat.Com

سے اپنے گلے کاٹ کے مر جاتے۔ شبِ عاشورا اپنی استقامت کا ثبوت دینے کے لئے ان ہی انصارِ حسینیؑ نے یہ کہا تھا کہ "امام مظلومؑ آپ اپنی چہیتی بہن اور ہماری شہزادی جناب زینب صلوٰۃ اللہ علیہا سے فرما دیجئے کہ ہماری استقامت کا امتحان مقصود ہو تو حکم فرمائیے ابھی ابھی ہم سب اپنے ہاتھوں سے اپنے گلے کاٹ کر آپکے خیمہ کے در پر پھینکدیں۔ یہی وہ انصار تھے جنکے لئے سید الشہداءؑ نے "اَبَرّ و اَوفیٰ" کا خطاب مرحمت فرمایا تھا۔ ان کی موجودگی میں اہلبیتِ اطہارؑ میں سے کوئی فرد میدان کا تنہا رُخ کرتا تو وہ یہ کہہ کر روک لیتے کہ ہماری زندگی میں یہ ممکن نہیں۔

شہدائے آلِ ابو طالبؑ میں حضرت علی اصغر علیہ السلام۔ حضرت عبد اللہ الرضیع علیہ السلام۔ حضرت عبد اللہ بن حسن علیہ السلام کے علاوہ وہ حضرات جو فوج یزید ملعون سے جنگ کر کے شہید ہوئے انکی تعداد مورخین نے اٹھارہ لکھی ہے۔ ان ہی کو ذاکرین کرام اور شعرائے عظام اٹھارہ نوجوانانِ بنی ہاشمؑ کہتے ہیں۔ بقول اکثر مورخین ان میں سب سے پہلے شہید حضرت عبد اللہ بن مسلم علیہ السلام تھے مگر زیارتِ ناحیہ کی تصدیق اور ملا باقر مجلسی علیہ الرحمہ کی تحقیق کے مطابق اول شہید راہِ خدا حضرت علی اکبر ابن حضرت امام حسین علیہ السلام تھے

جناب علی اکبر کے قاتل کا نام مرہ بن منقذ بن نعمان عبدی حصین بن نمیر۔

Presented by Ziaraat.Com

(۱) حضرت عبداللہ بن مسلمؑ

جناب ابوالفرج اصفہانی لکھتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن مسلمؑ جناب رقیہؑ بنتِ امیرالمومنین علیہ السلام کے بطن سے تھے اور جناب رقیہؑ حضرت عباس ابن علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی سگی بہن تھیں آپکے والد ماجد کا نام نامی مسلم بن عقیل بن ابی طالب علیہ السلام تھا۔ عاشور کے دن آپ کربلا میں جب یزید کی فوج کے خلاف میدان کی اجازت مانگنے امام حسین علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو حضرت نے فرمایا۔ میرے بیٹے ابھی تمہارے والد کی شہادت کو کتنا عرصہ گزرا ہے ابھی یہ داغ میرے دل پر تازہ ہے۔ اے عبداللہؑ بہتر ہو کہ تم اپنی ستم رسیدہ ماں کا ہاتھ تھام کے اس پر آشوب جگہ سے کہیں اور چلے جاؤ۔ جناب عبداللہؑ نے عرض کی مولا ہماری جان آپ پر فدا ہو ہم ایسے بزدل نہیں ہیں کہ اس حیاتِ فانی کو حیاتِ جاودانی پر ترجیح دیں۔ مجھے پوری توقع ہے کہ آپ میری جان کا ناچیز تحفہ قبول فرمائیں گے۔ امام حسین علیہ السلام نے آبدیدہ ہو کر سر جھکا لیا اور آپ یہ رجز پڑھتے ہوئے فوجِ یزید کی طرف بڑھے

"آج میں اپنے باپ مسلمؑ سے ملاقات کرنے والا ہوں اور اُن جوان مردوں سے جو آلِ نبیؐ پر قربان ہو گئے ہم اُن میں سے نہیں ہیں

Presented by Ziaraat.Com

جو کذب اور جھوٹ سے پہچانے جاتے ہیں ہم توڑ دیے کریم النسب اور حسب کے لحاظ سے سادات بنی ہاشم میں شامل ہیں۔"

عبداللہ بن مسلمؑ کے شیرانہ حملے سے فوجِ یزید کی صفیں درہم برہم ہوگئیں۔ آخر عمرو بن صبیح الصیدادی اور اسد بن مالک ملعونوں نے مل کر آپ کو شہید کیا اور وہ بھی اس طرح کہ آپ اپنی پیشانی پر ہاتھ رکھنا چاہتے تھے کہ پسینہ پونچھیں کہ ناگہاں ایک تیر فوجِ یزید کی طرف سے آیا کہ آپکا ہاتھ پیشانی سے پیوست ہوگیا اور ان دشمنوں نے موقع سے فائدہ اٹھاکر آپکو شہید کردیا۔ اس بیکسی اور مظلومی کی موت کی یاد میں ہم گنجِ شہیداں میں زیارت کے لئے آپؑ اور دیگر شہداء کی شبیہہ تربت بناتے ہیں۔

(۲) حضرت محمد ابن مسلمؑ

حضرت محمد ابن مسلمؑ حضرت عبداللہ ابن مسلمؑ کے بعد میدان میں آئے اور شیرانہ جنگ کے بعد ابوجرہم الازدی اور لقیط بن ایاس الجہنی کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

(۳) حضرت جعفر ابن عقیلؑ

صاحبزادگان حضرت مسلمؑ کے بعد اب حضرت عقیلؑ کے صاحبزادوں کی باری آئی۔ سب سے پہلے حضرت جعفر ابن عقیلؑ فوجِ یزید ملعون کیطرف

Presented by Ziaraat.Com

یہ رجز پڑھتے ہوئے بڑھے۔ "میں جوان المطلبی و طالبی ہوں میں ہاشمؑ و غالب کے گروہ سے ہوں۔ ہم مرد میدان ہیں وہ دیکھو سامنے ہمارے سردار حسینؑ جو طیب اور الطایب سے ہیں اور رسولؐ خدا محمد مصطفےٰؐ کی عترت طاہرہ میں شامل ہیں۔ پنجتن پاک کی آخری نشانی ہیں۔"

آپ رجز پڑھتے ہوئے لشکر یزید پر حملہ آور ہوئے۔ پندرہ یزیدیوں کو جہنم واصل کیا۔ آخر میں عبداللہ خشعمی کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

(۴) حضرت عبدالرحمان ابن عقیل

حضرت جعفرؑ کے بعد حضرت عبدالرحمن ابن عقیلؑ میدان میں آئے۔ اور رجز پڑھتے ہوئے فوج یزید پر حملہ کردیا۔ رجز "میرے باپ عقیلؑ ہیں اب تم میرا مرتبہ سمجھ لو کہ مجھے ہاشمؑ سے کیا ربط ہے۔ میرے بزرگ سچائی کے آزمودہ کار عمر رسیدہ تھے اور سرداروں کے قرن اور ساتھی تھے میں حسین علیہ السلام کا فدائی ہوں جن کی بنیادیں بلند ہیں اور جو سردار جوانان جنت ہیں۔ حضرت عبدالرحمن ابن عقیلؑ نے اپنے شیرانہ حملے میں سترہ اشقیاء کو جہنم واصل کیا۔ اور عثمان ابن خالد الجہنی کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

(۵) حضرت عبداللہ ابن عقیلؑ

عبدالرحمٰن کی شہادت کے بعد عبداللہ ابن عقیلؑ میدان کارزار میں

Presented by Ziaraat.Com

تشریف لائے۔ بھائی کی طرح امام عالیمقام کی عظمت میں قصیدہ پڑھا۔ اپنے کو راہِ حق اور یزیدیوں کو باطل کا طرفدار کہا۔ اور اس کے بعد ایک شدید حملہ کیا۔ فوجِ یزید میں ہلچل مچادی۔ آخر میں ہاشمی شجاعت کے جوہر دکھاتے ہوئے عثمان ابن انثیم الجھنی کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

(۶) حضرت موسیٰ ابن عقیلؑ۔

بقول ابی مخنف حضرت موسیٰ ابن عقیلؑ بھائیوں کی شہادت کے بعد میدانِ کارزار میں تشریف لائے تو ان کے منہ سے یہ رجز نکل رہا تھا اُے بوڑھو اور جوانو تمہاری گردنوں کے لئے تیز تلواروں کا تحفہ لایا ہوں اور تمہارے سینوں کے لئے نیزہ بھی ساتھ لایا ہوں میں اپنے خاندان کے بچوں اور خواتین کے دفاع کے لئے تم سے لڑوں گا۔ دین کی حفاظت کروں گا اور امام انس و جاں پر جان قربان کروں گا۔ مجھے خالق انسان نے یہی حکم دیا ہے اور مجھے اسکی رضامندی اور رسولؐ منان کی خوشنودی حاصل کرنا ہے اے یزیدیوں یہ حسینؑ ہیں۔ جنکے نانا اللہ کے رسولِ آخر ہیں۔ ایک بھرپور حملہ کیا۔ ستر سے زیادہ ملعونوں کو واصلِ جہنم کیا۔ اور پھر حسینؑ پر اپنی جان قربان کردی۔

نوٹ :۔ واقعہ کربلا کے سلسلہ میں جناب عقیلؑ کے پانچ صاحبزادوں نے اپنی جانیں آلِ رسولؐ پر قربان

Presented by Ziaraat.Com

کیں۔ جناب مسلم جو سفیر امام حسینؑ تھے کوفے میں شہید ہوئے اور اُن کے چار بھائیوں نے کربلا میں شہادت پائی۔

(۷) محمدؑ ابن عبدُاللہ جعفر طیارؑ

آپ حضرت جعفر طیار کے پوتے اور جناب عبداللہؑ کے صاحبزادے تھے۔ امام عالی مقام سے اجازت دعا ملنے پر فوجِ یزید کی طرف بڑھے اور حیدری جوانوں کی طرح یہ رجز پڑھا۔

"ہم خدا سے حملہ آوری کے خلاف فریاد کرتے ہیں۔ اس قوم کی حملہ آوری جو اندھی ہے جس کے معالم قرآن کو چھوڑ دیا ہے۔ اور تنزیل محکم اور تبیان کو ترک کر دیا ہے اور کفر کے ساتھ سرکشی پر کمربستہ ہوگئی ہے دس یزیدیوں کو قتل کیا آخر میں محمد عامر ابن نہشل التیمی ملعون کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

(۸) عونؑ بن عبداللہ بن جعفر طیارؑ

اپنے بھائی محمدؑ کے بعد آپ میدان کارزار میں تشریف لائے آتے ہی حیدری شان کے ساتھ زبانِ وحی کلام سے رجز ادا کیا۔

"اے فوجِ یزید ملعون تمکو معلوم ہونا چاہیئے کہ میں کون ہوں اگر

Presented by Ziaraat.Com

نہیں جانتے ہو تو سن لو میں جعفر طیارؑ کا فرزند ہوں۔ وہ جعفر طیارؑ جو شہید صداقت ہیں۔ اور مقیم جنت ہیں جہاں وہ سبز شہپروں سے پرواز کر رہے ہیں۔ اے فوج یزید اس سے بڑا ہمارا شرف روز محشر کیا ہوگا۔ ہم حسینیؑ فوج کے دلیر سپاہی ہیں۔ حق پر جان دینا ہماری میراث ہے۔ یہ کہکر فوج کفار پہ یلغار کر دی۔

تین سواروں اور آٹھ پیادوں کو واصل جہنم کیا۔ جنگ کرتے ہوئے ملعون ازلی عبداللہ ابن قطبہ بن ہانی کے ہاتھوں شہید ہوئے (بحوالہ تاریخ کا خونی ورق علامہ سعدی مرحوم)

(۹) حضرت قاسمؑ ابن الحسن ابن علی ابن ابیطالب علیہ السلام

حضرت امام حسن علیہ السلام کے پانچ صاحبزادے کربلا میں اپنے چچا حضرت امام حسین علیہ السلام پر حق کی حمایت میں دین اسلام کا پرچم بلند کرتے ہوئے حیدری میراث کے ساتھ قربان ہوئے۔ روز عاشور جب حضرت قاسم نے سید الشہداء امام عالیمقام سے جنگ کی اجازت طلب کی تو

”روئے بہت حسینؑ کہ قاسم یتیم تھے“

امام عالیمقامؑ نے کہا اے میرے لخت جگر تو میرے بھائی کی نشانی ہے۔ یہ مجھسے نہیں ہوسکتا۔ روایت کے مطابق حضرت قاسمؑ نے اپنے والد امام

Presented by Ziaraat.Com

حسن علیہ السلام کا تحریر کردہ وصیت نامہ امام عالیمقام کو دکھایا جسمیں تحریر تھا اے میرے بیٹے جب میرے بھائی پر کوئی مصیبت کا وقت آئے تو اپنی جان انکے قدموں پر نچھاور کرنے میں دیر نہ کرنا۔ مولا نے وصیت نامہ دیکھا روئے اور حضرت قاسم کو اجازت دے دی۔ جناب قاسمؑ میدان میں رجز پڑھتے ہوئے آئے "اے نہ جاننے والو جان لو کہ میں حسنؑ کا بیٹا ہوں جو نبی اکرمؐ کے نواسے اور علیؑ فاتح بدر و حنین کے بیٹے تھے یہ دیکھو اسیر محن امام حسینؑ ہیں۔ اگر تم نے ان کی قدر کی ہوتی تو ہمیشہ آب صاف سے لطف اندوز ہوتے"۔

یہ علیؑ کا شیر اور حسنؑ کا دلبند تھا کسی کو مقابلہ کی جرأت نہ ہوتی تھی۔ جو پہلوان ہزاروں کے برابر سمجھے جاتے وہ آتے اور قتل ہو جاتے۔ ستر یزیدی اپنے واصل جہنم کئے جنمیں ارزق شامی اور اس کے چاروں بیٹے بھی شامل تھے۔ آخر اشقیا نے کمین گاہ سے چھپ کر حملہ کیا۔ چاروں طرف سے تیروں کی بارش کر دی۔ آخر ملعون ازلی عمر بن سعد عروہ بن نفیل ازدی کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ چچا کو آواز دی۔ امام حسین علیہ السلام فوراً میدان کی طرف دوڑے۔ قاتل عمر ازدی کے ہاتھوں کو شانوں سے جُدا کیا۔ اور ایک بھرپور حملہ فوجِ یزید پر کیا۔ فوجِ اعداء نے گھبراہٹ میں لاش قاسمؑ کو پامال کر دیا۔ اور امام حسین علیہ السلام یہ دیکھ کر بہت روئے اور دعا کی کہ خدایا تو اس قوم سے ہمارا بدلہ لے۔

Presented by Ziaraat.Com

(۱۰) حضرت عبداللہ الاکبر ابن حسن علیہ السلام

حضرت قاسمؑ کے بعد آپ میدان میں آئے رجز پڑھا۔ چودہ یزیدیوں کو تہ تیغ کیا اور ہانی ابن ثبیت حضری ملعون کے ہاتھوں شہید ہوئے۔

(۱۱) حضرت احمد ابن حسن بن علی ابن ابی طالبؑ

ابو مخنف اپنے مقاتل میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ الاکبر کی شہادت کے بعد احمد ابن حسن علیہ السلام حیدری شان کے ساتھ رجز پڑھتے ہوئے میدان میں آئے اور صفوں کو درہم برہم کر دیا۔ یزیدیوں میں کھلبلی مچ گئی متعدد اشقیاء واصل جہنم ہوئے فوج یزید کی طرف سے ایک اجتماعی حملہ میں شہید ہوئے۔

(۱۲) حضرت عبداللہ ابن علی ابن ابی طالب علیہ السلام

جناب عبداللہؑ حضرت عباسؑ کے چھوٹے بھائی اور جناب ام البنینؑ زوجہ امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کی گود کے پالے تھے جن کا پورا خاندان عرب میں صرف شجاعت و جوانمردی کی وجہ سے مشہور تھا۔ ان چھ شیروں کی جنگ کا نقشہ کون کھینچ سکتا ہے۔ شجاعت جن کے گھر کی لونڈی ہو۔

حضرت ام البنینؑ کے صاحبزادوں میں سب سے پہلے جناب عبداللہ ابن

Presented by Ziaraat.Com

ابن ابی طالب نے اپنے آقا حسینؑ پر راہِ حق میں جنگ کرتے ہوئے اپنی جان قربان کی۔ آپ کا قاتل ہانی بن ثبیت حضرمی ملعون تھا۔ (بحوالہ تاریخ کا خونی ورق از علامہ ہندی)۔

(۱۴) حضرت جعفر الاکبر ابن علی ابن ابی طالبؑ

آپ بھی حضرت عباس علیہ السلام کے بھائی اور جناب ام البنینؑ کی گود کے پالے تھے میدان کارزار میں اپنے بھائی حضرت عبداللہ کے بعد تشریف لائے اور فاطمہؑ کے لختِ جگر کے قدموں پر راہِ حق میں جہاد کرتے ہوئے قربان ہوئے۔ آپ کا قاتل ہانی بن ثبیت حضرمی ملعون تھا۔ (بحوالہ تاریخ کا خونی ورق از علامہ ہندی مرحوم)

(۱۵) حضرت عمران ابن علی ابن ابی طالبؑ

بعض کتابوں میں آپ کا نام عثمان لکھا ہے لیکن دراصل آپ کا نام عمرانؑ تھا اور یہ حقیقت بھی ہے۔ اس سلسلہ میں کراچی کے مشہور شاعر اہلبیت حسین بھائی نظر نے مجھکو بتایا کہ ان کو جناب عباسؑ علمدار نے خود خواب میں بشارت دی کہ ان کے بھائی کا نام عمرانؑ ہے۔ عثمان نہیں۔ بھائیوں۔ اس ناچیز کے خیال میں جناب امیرؑ نے اپنے مورث اعلیٰ کے نام نامی پر عمرانؑ رکھا ہوگا۔ یہ شجاع ابن شجاع نے بہادری کے جوہر دکھاتے

Presented by Ziaraat.Com

ہوئے اپنے آقا حسینؑ کی بارگاہ میں حق کا علم بلند کرتے ہوئے قربان ہوئے آپ کے قاتل کا نام خولی بن یزید اصبحی تھا۔ (بحوالہ تاریخ کا خونی ورق از علامہ ہندی مرحوم)

(۱۵) حضرت محمد الاصغر ابن علی ابن ابیطالبؑ

جناب عمران کی شہادت کے بعد آپ بارگاہِ امام عالی مقام میں جان کا نذرانہ پیش کرنے کے لئے حاضر ہوئے آپ بھی حضرت عباس علمبردار کے بھائی اور جناب ام البنینؑ کی گود کے پالے تھے۔ متعدد کفار کو جہنم داخل کیا اور آبادی الدارمی ملعون کے ہاتھوں جام شہادت نوش کیا (بحوالہ تاریخ کا خونی ورق از علامہ ہندی)

(۱۶) حضرت عون ابن علی ابن ابی طالبؑ

آپ بھی حضرت علی ابن ابی طالب کی اولاد میں سے تھے اور اسمار بنتِ عمیسؓ کے بطن مبارک سے تھے۔ شجاعت حیدری کا مظاہرہ کرتے ہوئے اپنے آقا حسینؑ پر راہِ حق میں جنگ کرتے ہوئے قربان ہوئے

(۱۷) حضرت عباس ابن علی ابن ابی طالبؑ سپہ سالار فوج حق

آج بھی پرچم عباس ہے آگے آگے
انکی میراث میں آیا ہے قیادت کرنا

(ریحان اعظمی)

Presented by Ziaraat.Com

اب صرف فوج حسینیؑ میں حضرت عباسؑ کے علاوہ کوئی نہ تھا۔ آپکو کس طرح اجازت ملی؟ دنیا جانتی ہے۔ ام البنینؑ کے اس شیر کی جنگ اور بہادری سے تاریخ اسلام کا ہر ورق آشنا ہے۔ بلکہ بچے بچے کی زبان پر آپ کی شجاعت کے قصے ہیں۔ اپنے بابا کی پیروی کرتے ہوئے جیسے علیؑ ہر وقت اللہ کے رسولؐ کے گرد فدا اور قربان ہونے کے لئے موجود رہتے تھے۔ اپنے کو ہمیشہ رسولؐ کا غلام اور ادنیٰ خادم سمجھتے تھے اسی طرح حضرت عباسؑ نے بھی لخت جگرِ مصطفےٰ حضرت امام حسین علیہ السلام کے سایہ کے ساتھ اپنے کو قربان اور فداکاری کے لئے تیار رکھا اپنے کو حسینؑ کا غلام سمجھا۔ جیسا کہ آپ جانتے ہیں کہ شہادت کے وقت امامؑ نے کس حسرت سے کہا تھا کہ بھائی عباسؑ اب تو مجھ کو بھائی کہہ کر پکارو۔ حضرت عباسؑ نے کہا مولا میرے بابا کا یہ حکم تھا کہ کبھی اپنے کو رسولؐ اور فاطمہؑ کے بچوں کے برابر نہ سمجھنا ہمیشہ ان کے سامنے غلاموں کی طرح رہنا۔ مولا آپ رسولؐ کے بیٹے ہیں اور میں رسولؐ کے غلام علیؑ کا بیٹا ہوں کس طرح آپ کے برابر ہو سکتا ہوں۔ آپنے فاطمہؑ کے لخت جگر کے زانوں پہ اسی حالت میں جان دی۔ آپکے کئی قاتل تھے۔ اس جری کو کون اکیلے قتل کر سکتا تھا مشہور قاتلوں کے نام یزید بن وقار جہنمی، حکیم بن طفیل طائی۔ (بحوالہ تاریخ کا خونی ورق از علامہ ہندی)

ہر شیعہ کے گھر میں رکھنے والی کتاب " کتاب تشکیل پاکستان میں شیعان علی کا کردار"

قیمت - ۲۵ روپیہ -

Presented by Ziaraat.Com

سید الشہدا حضرت امام حسین علیہ السلام

حضرت عباسؑ کی شہادت پر فوج حسینی کا خاتمہ ہو گیا اور ذبح عظیم کی منزل قریب آ گئی اب راہِ حق میں قربان ہونے کے لئے حضرت علی اصغر جنکی عمر چھ ماہ تھی وہ اور سیدہ کا لال رسولؐ کا لختِ جگر باقی رہ گیا تھا جسکو دنیا حسین شہید کربلا کے نام سے جانتی ہے۔ آئیے ہم حسین غریب الوطن کا تعارف مولانا عینی شاہ صاحب (نظامی مرحوم) خلیفہ خواجہ حسن نظامی کی زبانی کراتے ہیں جنکو کلمہ گو مسلمانوں نے قتل کیا۔ سنیئے عینی نظامی کیا کہتے ہیں۔

ان کے فضائل کیا بیان ہوں جو سراپائے فضائل اور روحِ فضائل تھے بلکہ فضائل کا وجود محمدؐ و آل محمدؐ سے منقسہ شہود پر نظر آ رہا ہے حسینؑ بن علیؑ آباؤ اماً ہاشمی، قریشی، مطلبی اہل بیت اور آل محمدؐ تھے۔ خیر الوریٰؐ کے نواسے خیر البشر کے بیٹے اور خیر النساءؑ کے جگر گوشہ تھے آپ نسباً حسباً... خیر الاخیار اور خلاصہ ابرار تھے۔ صورت میں سیرت میں شبیہ پیغمبر، چال میں، چلن میں مثل حیدرؑ، علم میں عمل میں نظیر رسولؐ، عصمت میں عفت میں فرزند بتولؑ، عند اللہ مقبول اور عند الرسول محبوب تھے۔ حسینؑ کی ہر ادا، فضیلت ہر عمل حسینؑ کا فضیلت ہے۔ اخلاق الٰہی ان کی فطرت شمائل محمدی ان کی سیرت، ہم ان کے محاسن کیا گنوا سکیں ہم انکی فضیلتیں کہاں تک گن سکیں، ہم ان کے نام لیوا، ان کے کلمہ خواں، ہم ان کے غلام وہ ہمارے آباد اجداد

Presented by Ziaraat.Com

کے امام، ہماری بساط کیا جو ان کے مناقب لکھ سکیں۔ یہ فضائل کے سرچشمہ یہ محاسن کے گنجینہ یہ شمائل کے خزانہ، یہ افاضل کے سرحلقہ، اور اکابر کے ائمہ یہ حسنات بانٹنے والے یہ درجات بلند کرنے والے، یہ قسیم النار والجنتہ یہ شفیع الانام والامۃ، یہ مولا ہم غلام، یہ امام اور ہم عوام، یہ حسینؑ اور ہم خاک نعلین۔

یہ آسمان ولایت، یہ آفتاب امامت، یہ گوہر کان امامت، یہ تنویر صداقت، یہ تصویر شہادت، یہ قدسی صفت، یہ عرشی منزلت، یہ جبرئیل مرتبت یہ فرشتہ سیرت، یہ معدنِ علم و حیا۔ یہ مخزن صدق و صفا، یہ سراپائے تسلیم و رضا، یہ دریائے جود و عطا، یہ سفینہ منجا یہ خزینہ سخا۔ یہ سید الشہداءؑ، محبوب خداؐ یہ نور دیدہ مصطفےؐ ہیں۔

ان کی عظمت مسلمہ، ان کی فضیلت محکمہ، ان کی طہارت منصوص، انکی عصمت محفوظ، ان کی مودت فرض، ان کی اطاعت واجب ان کی امامت مشہود، ان کی ولایت مشہود، ان کی کرامت متواتر، ان کی خرق عادت متکاثر ان کی طاقت عیاں، ان کی قدرت نمایاں، ان کی عبادت مہتم بالشان انکی سخاوت زبان زد انس و جاں، ان کی قابلیت خداداد، ان کی علمیت اظہر من الشمس ان کی نماز تلوار کے نیچے، ان کی تلاوت سر نیزہ انکی نسبت محمدؐ سے، ان کی قرابت محمدؐ سے ان کی طینت محمدؐ کی، ان کی خلقت محمدؐ کی، ان کی تعریف قرآن میں ان کے مناقب حدیث میں، ان کے فضائل کتاب میں ان کے شمائل بوترابؑ میں، یہ نظیر محمدؐ ہیں، یہ جان پیغمبرؐ ہیں، یہ سبط اصغرؑ ہیں یہ نفس محمدؐ ہیں

Presented by Ziaraat.Com

حسینؑ کے نانا کون؟

ان کے نانا سید الاولین والآخرین ہیں، ان کے نانا افضل الانبیاء والمرسلین ہیں، ان کے نانا سید اولاد آدم ہیں ان کے نانا افضل من کان ومن یکون ہیں ان کے نانا رحمۃ اللعالمین ہیں، ان کے نانا شفیع المذنبین ہیں۔ ان کے نانا مہبط وحی وقرآن ہیں۔ ان کے نانا خلیفۂ رحمٰن ہیں ان کے نانا عالم ماکان ومایکون ہیں ان کے نانا اول فیکون ہیں۔ ان کے نانا آخر الانبیا ہیں۔ ان کے نانا حبیب اللہ ہیں ان کے نانا رسول اللہ ہیں۔

حسینؑ کے باپ کون؟

ان کے باپ اول کلمہ گو ہیں۔ ان کے باپ فرشتہ خو ہیں، ان کے باپ صدیق اکبر ہیں۔ ان کے باپ صفدر وحیدر ہیں، ان کے باپ قرآن ناطق ہیں ان کے باپ لسان صادق ہیں۔ ان کے باپ اذن داعیہ ہیں، ان کے باپ حجۃ اللہ ہیں ان کے باپ سید دنیا وآخرت ہیں ان کے باپ امام المشارق والمغارب ہیں۔
ان کے باپ مظہر عجائب وغرائب ہیں۔ ان کے باپ افضل امت ہیں ان کے باپ محبوب خدا مصطفےٰ ہیں۔ ان کے باپ ہارون وقت ہیں۔ ان کے باپ باب العلم ہیں، ان کے باپ باب اللہ ہیں۔ ان کے باپ وصی رسولؐ ہیں ان کے باپ ولی مقبول ہیں۔ ان کے باپ مولائے امت ہیں۔ ان کے باپ برادرِ

Presented by Ziaraat.Com

آنحضرت ہیں۔ ان کے باپ امام المتقین ہیں۔ ان کے باپ امیر المومنین ہیں

حسینؑ کی ماں کون؟

ان کی ماں سیدہ زنان جنت، ان کی ماں انسی حور، ان کی ماں عصمت کی شمع طور ہیں ان کی ماں ماہ طلعت ہیں۔ ان کی ماں آفتاب صورت، ان کی ماں فرشتۂ دوراں، ان کی ماں مریم زماں، ان کی ماں محمدؐ کی بیٹی، ان کی ماں نبیؐ کی دختر، ان کی ماں محمدؐ صورت، ان کی ماں محمد سیرت، ان کی ماں مورد آیۂ تطہیر ان کی ماں مصداق سورہ تنویر۔ ان کی ماں محمدؐ کی جائی۔ ان کی ماں محمد کا ایک حصّہ ان کی ماں فاطمہ ان کی ماں خیر النساء ان کی ماں زہرا۔

حسینؑ بن علیؑ کی تعریف مجھ سے کیا ہو سکتی ہے۔ حسینؑ بن علیؑ کی توصیف مجھ جیسے سے کہاں ممکن۔ ہاں ان کے نانا اور میرے آقا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی عظمت وجلالت جو بیان فرمائی ہے۔ اور ان کی تعریف و توصیف جو فرمائی ہے اس کا کچھ حصہ بیان کئے دیتا ہوں۔

حسینؑ کا تعارف رسول اکرمؐ کی زبانی

(۱) حسینؑ مجھ سے ہے میں حسینؑ سے ہوں (طبرانی، بیہقی، حاکم، ترمذی، ابن عساکر)۔ (۲) حسنینؑ بہشتی جوانوں کے سردار ہیں (احمد، ترمذی، نسائی و حاکم و طبرانی)۔

(۳) حسنینؑ کا سردار جوانان جنت ہونا جبریل نے بیان کیا ہے (بخاری، احمد، ترمذی، نسائی

Presented by Ziaraat.Com

وحاکم) (۴) حسنینؑ میرے دو بنیادی پھول ہیں (ترمذی، بخاری، طبرانی ونسائی۔)

(۵) حسنین میرے لخت جگر اور میری دختر کے دو نور نظر ہیں (ترمذی، ابن حبان)

(۶) حسنینؑ سبطین ہیں (بخاری، ترمذی، ابن ماجہ وحاکم)

(۷) خداوندا! حسنین کے دوست کو دوست دشمن کو دشمن رکھ (ترمذی، حاکم و ابن حبان)

(۸) حسنینؑ کا دوست میرا دوست ہے ان کا دشمن میرا دشمن ہے (احمد، ابن ماجہ اور حاکم)

(۹) خداوندا! یہ دونوں میرے پیارے ہیں تو بھی انھیں پیار کر اور ان کے دوست کو دوست اور دشمن کو دشمن رکھ (ترمذی، طبرانی وابن شیبہ)

(۱۰) محب حسنینؑ میرا دوست ہے میرا محبوب محبوب خدا ہے اور خدا اپنے محبوب کو بہشت دیتا ہے (حاکم وطبرانی وابونعیم)

(۱۱) دشمن حسنینؑ کو میں دشمن رکھتا ہوں۔ میں جسکو دشمن رکھوں خدا اس کا دشمن ہے اور اس کو خدا اصل جہنم کرتا ہے (ابونعیم۔ حاکم۔ طبرانی)

(۱۲) حسنینؑ زینت بخش جہاں ہیں (طبرانی، خطیب وابن عساکر)

(۱۳) نانی، نانا، ماں باپ، پھوپھی خالہ، ماموں کے پیش نظر جو لوگ افضل خلق ہیں وہ حسنینؑ ہیں، ان کا نانا ہیں، ان کی نانی خدیجہ، ان کا باپ علیؑ۔ ان کی ماں فاطمہؑ ان کا چچا جعفر طیار، ان کی پھوپی ام ہانی۔ ان کے ماموں قاسم بن محمد ہیں۔ ان کا نانا جنتی، ان کی نانی جنتی ان کا باپ جنتی ان کی ماں جنتی، ان کا چچا جنتی ان کی پھوپھی جنتی ان کا ماموں جنتی اور یہ جنتی اور ان کے دوستان جنتی ہیں۔ (طبرانی بیہقی وابن عساکر)

(۱۴) محب حسینؑ محبوب خدا ہے (طبرانی وابن عساکر، احمد بن حنبل وابن ابی شیبہ)

Presented by Ziaraat.Com

(۱۵) حسنینؑ عرش کے دو گوشوارے ہیں (طبرانی)

(۱۶) محبِ حسینؑ محبوبِ رسول اللہ ہے۔ (طبرانی)

(۱۷) خداوندا میں حسینؑ کو محبوب رکھتا ہوں تو بھی اس کو محبوب رکھ (حاکم)

(۱۸) محبوب ترین اہلبیت میرے حسنینؑ ہیں۔ (ترمذی)

(۱۹) علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ سے فرمایا: تم سے جو لڑے گا۔ اس سے میں لڑوں گا جو تمہارا دوست ہوگا میں اس کو دوست رکھوں گا (طبرانی۔ ترمذی۔ ابن ماجہ و حاکم)

(۲۰) ہم اولاد عبد المطلب سرداران اہل جنت ہیں۔ میں حمزہؑ۔ علیؑ حسنؑ و حسینؑ جعفر اور مہدی (ابن ماجہ و حاکم)

(۲۱) سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے میں۔ علیؑ و فاطمہ حسنؑ و حسینؑ ہیں۔ اور ہمارے محب ہمارے عقب میں (حاکم)

(۲۲) میں۔ علی، فاطمہؑ اور حسنینؑ حضیرۂ قدس میں ہوں گے جسکی چھت عرش رحمٰن ہوگا طبرانی) (۲۳) ہر حائضہ اور جنبی کی آمد و رفت میری مسجد سے حرام ہے سوائے میرے علیؑ کے، فاطمہؑ کے حسنینؑ کے (بیہقی و ابن عساکر)

(۲۴) بہترین ذکور علیؑ بہترین اناث فاطمہؑ اور بہترین جوان حسنین ہیں (خطیب ابن عساکر)

(۲۵) جس نے علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ سے محبت کی وہ میرا محب ہے جس نے عداوت رکھی وہ میرا دشمن ہے (طبرانی و ابن عساکر)

(۲۶) جس نے حسنینؑ کو اور علیؑ و فاطمہ کو دوست رکھا وہ میرے درجۂ جنت میں میرے ہمراہ رہے گا۔ (طبرانی)

Presented by Ziaraat.Com

(۲۷) جس نے میرے اہلبیتؑ کو ایذا دی اس نے خدا کو ایذا دی (ابو نعیم)

(۲۸) ہم اہلبیتؑ سے جس نے دشمنی کی وہ جہنمی ہے (حاکم)

(۲۹) جس نے ہم اہلبیتؑ سے دشمنی کی اور حسد کیا وہ حوض کوثر سے آتشیں کوڑوں کے ذریعہ ہانکدیا جائے گا۔ (طبرانی)

(۳۰) احادیث کسا، مردیہ، ترمذی و طبرانی و حاکم و طبری و طحاوی و بیہقی و بن حنبل و ابن ابی حاتم و ابن ابی شیبہ و ابن ابی ماجہ و نسائی و ابن ابی مردویہ وغیرہم سے واضح ہے کہ خود آنحضرتؐ نے حضرات علیؑ و فاطمہؑ و حسنینؑ پہ چادر اوڑھائی اور فرمایا کہ خدایا یہی میرے اہلبیتؑ ہیں۔ (۳۱) حسنینؑ میرے فرزند اور فاطمہؑ کے نور دیدہ ہیں (ترمذی)

(۳۲) حضرت عمرؓ کہتے ہیں میں نے حسینؑ کو دوش آنحضرتؐ پر دیکھ کر کہا اچھی سواری ملی فرمایا سوار بھی اچھے ہیں (عبدالرزاق و ابن شاہین)

(۳۳) آنحضرتؐ حسینؑ سے فرمایا کرتے "بیٹا میرے دوش پر سوار ہو" (طبرانی)

(۳۴) ابن زبیر کہتے ہیں۔ میں نے بارہا دیکھا کہ آنحضرت جب سجدے میں ہوتے تو حسینؑ آپکی پشت پر بیٹھ جاتے تھے اور جبتک حسینؑ نہ اتر جاتے سر اٹھاتے نہ تھے (طبرانی و ابن سعد امام احمد بن حنبل) (۳۵) آنحضرت اپنی زبان مبارک حسینؑ کو بارہا چوسایا کرتے تھے اور انکی زبان مبارک کو خود چوسا کرتے تھے۔ (ابن سعد)

(۳۶) آنحضرتؐ حسینؑ کو دیکھ کر فرمایا کرتے بیٹا تم وہ ہو جس پر میں نے ابراہیم کو نثار کیا ہے اغاثۃ السئول و کفایۃ الکلبی)

(۳۷) حسنینؑ اور ان کی اولاد کی تعظیم کے لئے اٹھا کرو (ابن عساکر)

Presented by Ziaraat.Com

امام حسینؑ اُن کے بھائی امام حسنؑ ان کے باپ علیؑ بن ابی طالب اور ان کی والدہ فاطمہ علیہم السلام آنحضرتؐ کے حقیقی اہلبیتؑ آنحضرتؐ کے قطعی عزیز، آنحضرتؐ کا کنبہ آنحضرتؐ کے گھر والے، آنحضرتؐ کے جگر پارے آنحضرتؐ کا گوشت پوست آنحضرتؐ کے روح رواں اور آنحضرتؐ کے دل و جاں ہیں۔ آیت مباہلہ میں ابنائنا حضرت حسینؑ نسائنا میں صرف حضرت فاطمہؑ اور انفسنا میں صرف حضرت علیؑ عنداللہ و عندالرسول مقصود و مطلوب ہیں انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا کے مورد و مصداق قول و فعل پیغمبرؐ سے یہی چار تن تھے اور ان پر چادر اوڑھانے کے بعد آنحضرتؐ کا "اللھم ھؤلاء اھل بیتی اللھم ھؤلاء اہلی" فرمانا بالتواتر مروی و ثابت ہے۔ اور ۲۵ صحابہ اس کے راوی ہیں۔ نزول آیت مودت کے بعد صحابہ کے اس سوال پر کہ حضورؐ کے وہ کون قرابتی ہیں جن کی مودّت ہم پر اس آیت سے فرض ہو چکی ہے تو فرمایا وہ علیؑ و فاطمہ و حسنینؑ ہیں۔ نزول آیہ واولوا الارحام بعضھم اولی ببعض کے بھی تفسیر آیت فرماتے ہوئے زبان وحی ترجمان نے انہی چار تن کو علیؑ و فاطمہ و حسنینؑ کو ہی اپنا اولی الارحام کہا تھا یکصد و پنجاہ احادیث ثقلین مرویہ مسلم و ترمذی و نسائی و ابن ماجہ و حاکم و احمد بن حنبل و طبرانی و طحاوی النووی و عبدالرزاق و ابن راہویہ و بزار و ابن عقدہ و دلابی و سیوطی و ابن جریر طبری و غیرہم سے ثابت ہے کہ وہ ثقلین بابر روایت دیگر دو خلیفوں سے ایک قرآن مجید اور دوسرے علیؑ اور ان کے فرزندان حضرت حسنینؑ ہیں اسی پر حضرت علیؑ نے فرمایا بھی "انا احد الثقلین"۔ اور امام حسنؑ نے فرمایا نحن احد الثقلین الذان خلفھما جدی فی امتہ

Presented by Ziaraat.Com

اِس حدیث کی روایت ۲۰ صحابیوں نے کی ہے۔ اور حدیث متواتر ہے ۔ مان عناصر اربعہ نبوت کی عظمت خدا ہی جانتا ہے اور اس کا رسول ، یہ عرش کی منزلت کہاں اور ہم خاک نشین کہاں ؟ یہ تھے حسینؑ جو کربلا میں دینِ اسلام کی بقا کے لئے قربان ہوئے اگین ناصر العزا ان اٹھارہ نوجوانان بنی ہاشم کی یاد میں ہر سال شب عبادت کا اہتمام کرتے ہیں. آیئے آپ اُس شب اُس منظر کو ذہن نشین کیجئے جب دختران مصطفیٰ گنج شہیداں میں لٹے ہوئے قافلہ کی صورت میں قیدی بنکر آئی تھیں اور شہیدوں کے لاشوں پر اونٹوں سے اپنے کو گرا لیا تھا اور اسطرح گریہ کیا تھا کہ زمین و آسمان ہل گئے تھے راوی کہتا ہے کہ میں خاتونِ جنت کی بیٹی جناب زینبؑ کی فریادیں اور بین ہرگز نہیں بھول سکتا جو وہ اداس دل اور غمگین آواز میں یہ بین کر کے پکارتی تھیں ہائے اے نانا محمدؐ ہائے اللہ نے آپ پر درود پڑھا اور فرشتوں نے سلام بھیجا۔ یہ تیرا حسینؑ کربلا کے جنگل میں خاک و خون میں آلودہ ہے اس کے تمام اعضا کٹے پڑے ہیں۔ ہائے اے نانا محمدؐ تیری بیٹیاں قید ہو کر جا رہی ہیں ۔ تیری ذریت قتل کر دی گئی ہے جنکی لاشوں پر دھول پڑی ہے ۔ یہ تیرا حسینؑ جس کا سر از پس گردن کٹا پڑا ہے جس کے عمامے اور ردائے کو لوٹ لیا گیا ہے۔" (بحوالہ العیون العبری صفحہ ۱۹۶ ، ۱۱۱ ، البدایہ والنہایہ ابن اثیر الجزوی جلد ، صفحہ ۱۹۱ ۔ ۱۹۳)

آیئے اس شب آپ بھی ان شبیہہ تربت پر گنج شہیداں میں شہزادی زینبؑ کو ان کے بھائی کا پرسہ دیں کیونکہ ظالموں نے انکو رونے نہیں دیا تھا۔ بھائیوں یہ جگہ جہاں ہم شب عبادت منعقد کرتے ہیں۔ اپنے اندر بڑی کرامات رکھتی ہے ۔ ایک بشارت

Presented by Ziaraat.Com

کے تحت اراکین انجمن ناصر العزا رجسٹرڈ زیارت گنج شہیداں کا اہتمام کرتے ہیں جس کی تفصیل آپ علمدار حسین اسلم جنرل سیکریٹری انجمن ناصر العزا کی زبانی ملاحظہ فرمایئے۔

امام بارگاہ جعفریہ میں دفن گاہِ تعزیہ کی روحانی بشارت

جناب علمدار حسین اسلم جنرل سیکریٹری انجمن ناصر العزا نے مجھ سے کہا کہ خان صاحب اس مقام کی روحانی حیثیت بھی ہے جس کے متعلق مجھ کو امام بارگاہ کے اطراف آباد مومنین نے بتائی ہیں

امام بارگاہ جعفریہ میں جس مقام پر ہم تعزیہ دفن کرتے ہیں اور مجلس و ماتم برپا کرتے ہیں اٹھارہ نوجوانان بنی ہاشمؑ کی قبور مقدسہ کی شبیہات بناتے ہیں اس مقام کی پیشگوئی سید حاجی عنایت علی شاہ بخاری نے ۱۹۴۶ئ میں فرمائی تھی آپ عالم باعمل روحانی قوتوں کے حامل اور سچے عاشق رسولؐ اور عاشق حسینؑ تھے آپنے کئی مرتبہ حج بیت اللہ فرمایا۔

بقول سید مردان علی شاہ کونسلر :-

۱۹۴۶ئ میں جب سید عنایت علیشاہ زیارات مقامات مقدسہ سے واپس تشریف لائے تو یہاں کا قدیم مرزا خاندان جو ہنوز یہاں گوئیمار میں رہائش پذیر ہے۔ مرزا اللہ دتا یار مرحوم، ان کے بڑے بھائی جعفر اور مرزا علی حیدری اور مرزا امداد علی کے سائیں بابا سے مراسم تھے۔ یہ بزرگوار

Presented by Ziaraat.Com

ان افراد کے ہمراہ ایام محرم میں کھارادر امام باڑہ میں مہندی (حضرت قاسمؑ) بھی شاہ صاحب لے جایا کرتے تھے۔ جب شاہ صاحب کے آخری ایام آئے تو معتقدین نے دریافت کیا کہ آپ کے بعد کیا ہوگا۔

سید عنایت علی شاہ نے فرمایا۔ تم مت گھبراؤ اور جہاں پر امام بارگاہ کی چاردیواری ہے وہاں کربلا بنے گی اور اس کے اطراف میں حسینؑ کے ماننے والے آباد ہوں گے اور ہر طرف سے حسینؑ حسینؑ کی صدائیں بلند ہوں گی اور ایسا ہی ہوا۔

چنانچہ جب ۱۹۴۸ء میں حضرت قائد اعظم نے ۱۰۰ کوارٹر اور ۴۰۰ کوارٹر آباد کئے تو بالخصوص امام بارگاہ کے اطراف میں کثیر تعداد میں اثنا عشری آباد ہوئے۔

چنانچہ جب ماہ محرم شروع ہوا اور مجالس امام مظلوم برپا ہوئیں تو مرزا اللہ دسایا مرحوم اور ان کے صاحبزادگان مجلس میں شریک ہوئے انہوں نے کربلا اور امام بارگاہ جعفریہ کی نشاندہی کی اور فرمایا کہ ہمارے پیرو مرشد نے پیشنگوئی کی تھی۔

اس کے بعد جب پہلی مرتبہ ذوالجناح سجانو مرزا صاحب نے اپنا دلدل اس کار خیر کو پیش فرمایا۔ اسی دور میں مرزا اللہ دسایا مرحوم کے ہمراہ ماسٹر حامد علی مرحوم اور ڈاکٹر سید عفار حسین صاحبان سے ہوتے تو برابر آنا جانا ہو گیا اور جب باقاعدہ انجمن جعفریہ کا قیام عمل میں آیا تو مرزا صاحب اس

Presented by Ziaraat.Com

انجمن کے سینیئر نائب صدر منتخب ہوئے اور مجالس و جلوس کا باقاعدہ سلسلہ شروع ہوگیا۔ اس وقت سے لے کر آج تک یہ پرانا مرزا خاندان گولیمار میں عزاداری حسینؑ کے سلسلہ میں پیش پیش رہا ہے۔ آج کل اس خاندان کے ہونہار سپوت مرزا غلام علی حیدری اپنے مورث اعلیٰ کے نقش قدم پر چلتے ہوئے تمام مذہبی پروگراموں میں دلچسپی لیتے ہیں۔

اسی سلسلہ کی ایک اور شہادت سید احفاد الحسن جعفری صاحب حال مقیم حسین آباد گولیمار نمبر ۱۔ کراچی ارشاد فرماتے ہیں۔ مجھکو قبرستان کے متولی دادا نے ۱۹۴۴ء کا ایک واقعہ سنایا کہ ایک مرتبہ قبرستان میں جگہ کم ہونے کے سبب گورکن نے (اس علاقے میں جہاں اب کربلا ہے) ایک قبر کھودنے کی کوشش کی تو حاجی بزرگوار سید عنایت علی شاہ صاحب مرحوم نے اُسے منع فرمایا اور کہا کہ میں دیکھ رہا ہوں کہ عنقریب ایک بڑی تعداد مومنین کی ہجرت کر کے ہند سے اس علاقے میں آکر آباد ہوگی اس جگہ پر کربلا بنے گی اور لوگ یہاں ماتم کریں گے۔ بزرگوار سید عنایت علی شاہ کا فیضِ روحانی امام بارگاہِ جعفریہ پر آج بھی جاری و ساری ہے۔ مرحوم کا مزار بھی امام بارگاہِ جعفریہ کے عین عقب میں واقع ہے۔

۲۔ مقام دفن گاہ تعزیہ کی روحانی اور بشارتی حیثیت کے سلسلہ میں جب میں نے اپنے پرانے کرمفرما جناب حسن مثنیٰ صاحب سے رجوع کیا کہ بھائی جہاں آپ دیگر کتابوں کی تیاری کے سلسلے میں میری قیمتی معلومات میں مدد فرماتے

Presented by Ziaraat.Com

ہیں ۔ اراکین انجمن ناصر العزا نے میرے ذمے ایک اہم کام سونپا ہے ۔ کہ اٹھارہ نوجوانان بنی ہاشم کا اجمالی تعارف کراؤں اور اس امام بارگاہ کی روحانی حیثیت کو کچھ رقم کروں مبشر بھائی نے میرا تعارف اپنے ایک اور مخلص اور معزز دوست جناب سید اصغر حسین صاحب سے کرایا۔ جناب اصغر حسین صاحب عرصہ تیس ۳۰، بتیس ۳۲ برس سے اس مقام (دفن گاہِ تعزیہ اور علم مبارک حضرت عباس) سے والہانہ عقیدت رکھتے ہیں۔ آپ نے اس مقدس مقام کی مجاوری اپنا نصب العین بنایا ہوا ہے۔ آپ اس مقام کی کرامتوں سے بھی واقف ہیں۔

جوئندہ یابندہ مجھے تو اشارا کافی تھا۔ تلاش کرتا ہوا امام بارگاہ جعفرہ پہنچا۔ دیکھا ایک صاحب مٹی میں اٹے ہوئے دفن گاہ تعزیہ اور درگاہ علم مبارک حضرت عباس کی چاردیواری تعمیر کرواتے میں مشغول ہیں۔ میں نے ان سے ملکر اپنا مدعا بیان کیا۔ اصغر حسین صاحب نے فرمایا کہ خاں صاحب یہ ایک طویل حقیقی داستان ہے جس کا تعلق عقیدے اور یقین سے ہے۔ آپکو علم ہے کہ چند سال پیشتر میں بے حد علیل ہو گیا تھا۔ یہاں تک کہ طبیبوں نے جواب دے دیا تھا۔ لیکن یہ اسی مقامِ مقدس کی خدمت کا صلہ ہے کہ آپ مجھ کو اس ناپائیدار دنیا میں خدمت آل محمد کے لئے زندہ دیکھ رہے ہیں۔ آپ نے کہا۔ میں ۱۹۵۰ء کو اپنے اہل خانہ کے ہمراہ سوکوارٹر گلبہار میں آکر آباد ہوا تھا۔ اس وقت جہاں امام بارگاہ واقع ہے اسکے اطراف میں لمبا چوڑا میدان تھا۔ میدان کے ساتھ ہی ایک بڑا برساتی نالہ تھا اور نالے سے ملحق مسلمانوں کا قبرستان تھا۔ اس قبرستان میں ایک نورانی مزار تھا۔ جسکو اس وقت میں کچھ نہیں سمجھ سکتا تھا۔ فرصت کے اوقات میں

Presented by Ziaraat.Com

اکثر اس قبرستان کی طرف نکل جاتا تھا اور اس نورانی مزار کے مجاور دادو، (جو ایک لحیم شحیم اور خوبصورت جسم کا مالک تھا اور ہنوز حیات ہے) تبادلۂ خیال کرتا تھا۔ اسنے بتایا کہ وہ اس قبرستان کا سب سے پُرانا گورکن ہے اور یہ مزار اس کے پیر و مرشد سید عنایت حسین شاہ کا ہے جو فطرتاً اثنا عشری عقیدے کے حامل تھے۔ شاہ صاحب نے اپنی زندگی میں چار مرتبہ پاپیادہ زیارت روضۂ سید الشہداء سے فیضیاب ہوئے۔ آل محمدؐ سے عقیدت اور ان کے عطائے فیض سے جب تک حیات رہے بنی نوع انسان کی خدمت کرتے رہے۔ دم نزع شاہ صاحب نے دادو گورکن کو ہدایت خاص مرحمت فرمائی کہ ان کے مرنے کی خبر جناب سید محمد ذکی جو لارنس روڈ پر رہتے تھے اور محکمہ تعلیم میں اعلیٰ عہدہ پر فائز تھے، کو دیجائے۔ جناب ذکی صاحب اثنا عشری فرقے کے حامل تھے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا اور حسب ہدایت شاہ صاحب کا کفن ذکی صاحب نے چند دوسرے مومنین کے ہمراہ کیا۔ پیر و مرشد کی رحلت کے بعد میرا بھی اس دنیائے فانی سے دل اچاٹ ہو گیا چنانچہ تمام وقت اسی مزار پر گزارتا ہوں۔ ۱۹۵۰ء کے اواخر میں حاجی چھٹا بھائی گوکل والد بزرگوار علامہ عباس کمیلی نے امام بارگاہ جعفریہ کی چار دیواری مکمل کروائی اور ۶۰×۱۰ فٹ کا خانہ زہرا تعمیر کروایا۔ اسی سال محرم کے دوران امام بارگاہ میں آگ پر ماتم کا اہتمام مومنین نے بڑے پیمانے پر کروایا۔ جب ماتم سے پہلے ایک عظیم الشان جلوس محفل شاہ خراسان سے گیس کی بتیوں کی روشنی میں امام بارگاہ جعفریہ لایا گیا اور امام بارگاہ میں جنریٹر سے روشنی کا اہتمام کیا۔ اس ماتم کو دیکھنے تمام اہلیان کراچی امڈ آئے تھے۔

اصغر حسین صاحب نے بتایا کہ جلوس کے دوسرے روز میں حسب عادت دادو

Presented by Ziaraat.Com

پاس گیا تو وہ بڑی محبت سے چیخا کہ بچہ ادھر آؤ ہم تم کو اپنے پیر و مرشد کی کئی سال پیشتر کی پیشگوئی بتائیں۔

ایک مرتبہ میں نے دفن گاہ تعزیہ کے مقام پر ایک قبر کھودی تاکہ اس مقام کو نئے قبرستان کی جگہ دیکھوں۔ ابھی میں قبر تیار کر کے اپنے اوزار صاف کر رہا تھا کہ میرے پیر و مرشد جو کبھی اس راستے سے نہیں آتے تھے اتفاقاً ہاتھ میں چھڑی لئے ہوئے نکلے اور مجھ کو کھدی قبر کے نزدیک دیکھ کر چہرے پر جلال سا پیدا ہوا اور اونچے مقام پر چڑھ کر آواز دی۔ "او بچہ یہاں کیا کر رہا ہے" میں نے اپنے پیر و مرشد سے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ موجودہ قبرستان بھر گیا ہے اور نالے کے اس پار طویل چٹیل میدان ہے۔ یہ جگہ آئندہ قبرستان کے لئے کافی ہوگی۔ میرے منہ سے یہ بات سنکر مرشد نے کہا بچہ تجھے کیا معلوم یہاں چند سال بعد کیا ہونے والا ہے۔ یہاں حسینؑ حسینؑ کی صدائیں بلند ہوں گی اور اس مقام پر روشنی ہو گی۔ بھائی آج رات کی روشنی دیکھکر اور ماتم داروں کی آواز حسینؑ حسینؑ سنکر تمام رات مجھکو میرا مرشد یاد آتا رہا۔ جو اس نے کہا تھا آج میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا۔

داؤد کی اس دن کی بات سے خانصاحب مجھے اس مقام سے بیحد عقیدت ہو گئی ہے اور میں اپنا زیادہ تر وقت یہیں صرف کرتا ہوں۔ مجھے یہاں سے جو کچھ ملا ہے وہ میں جانتا ہوں یا وہ جانتا ہے جس نے مجھے عطا کیا ہے۔ اس مقام دفن گاہ تعزیہ پر انسان تو انسان اجنّا بھی حاضری دیتے ہیں اور ہر شب جمعۃ المبارک مومنین و مومنات دور دراز علاقوں سے اس کلیلیج مقام پر حاضری دینے آتے ہیں اور اپنے دل کی نیک مرادیں پاتے ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

تلِ زینبیہؑ

ایک مخصوص زیارت گاہ۔ اراکین ناصر العزاء گنجِ شہیداں میں مقام تلِ زینبیہؑ کی شبیہہ بناتے ہیں۔ تل زینبیہؑ اس مقدس ٹیلے کا نام ہے جس پر کھڑے ہو کر علیؑ کی شیر دل بیٹی نے شیر جیسی گرجدار آواز میں پسرِ سعد ملعون سے بوقتِ شہادت سید الشہداءؑ فرمایا تھا۔

"او پسرِ سعدؑ نبیؐ کا نواسہؑ ذبح ہو رہا ہے اور تو دیکھ رہا ہے۔"

Presented by Ziaraat.Com

انجمن ناصر العزاء کی جانب سے

زیارت گنج شہیداں کی ابتداء

۱۹۵۰ء میں انجمن کے سالانہ انتخابات کے دوران قدیم ممبر محمد وصی خاں کو صدر انجمن منتخب کیا گیا۔ آپ نے نئے جوش و ولولے کے ساتھ انجمن کے موجودہ پروگرام اس طرح سے ترتیب دیا کہ جو دیکھ کر سید الشہداء کی اصلی گنج شہیداں کا نقشہ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے اور خود بخود کربلا کے مظلوم اور بے کس شہید راہِ خدا کو رونے کو دل چاہتا ہے۔ ہم اراکین انجمن ایک دن قبل جناب خاں صاحب کی ہدایت کے مطابق شبیہہ تربت ۱۸ نوجوانان بنی ہاشم شبیہہ نہر فرات بمقام گنج شہیداں بنانے میں مشغول تھے کہ ہمارے بزرگ اور صاحب بیاض جناب خوش رخ مرزا صاحب اپنے بھائی شاہ رخ مرزا صاحب کے ہمراہ کربلا میں تشریف لائے اور ہم لوگوں کو کام کرتے ہوئے دیکھ کر کچھ دیر کے لئے سکتے میں آگئے ہم میں سے کسی ممبر نے کہا دیکھو مرزا صاحب آگئے ہیں اور وہ خاموش کھڑے ہوئے ہیں اس کی آواز کے ساتھ ہم سب کی نظر مرزا صاحب کے چہرے پر پڑی تو انکی آنکھیں نم دیدہ تھیں اور وہ خاموشی سے کربلا میں نصب

Presented by Ziaraat.Com

علم حضرت عباسؑ کو ٹکٹکی باندھے دیکھ رہے تھے۔ مخاطب کرنے پر مرزا صاحب نے حسین احمد صاحب سے کہا کہ کام بند کر کے کچھ دیر کے لئے آپ سب میرے پاس آجائیں۔ ہم سب فوراً مرزا صاحب کے گرد جمع ہو گئے تو انھوں نے رقت آمیز آواز کے ساتھ کہا کہ جناب خاں صاحب کئی دن ہو گئے ہیں میں یہ منظر جو آپ دفن گاہ تعزیہ پیش کر رہے ہیں خواب میں مسلسل دیکھ رہا ہوں اور ایک چھوٹی سی تربت پر کچھ بچوں کو موم بتی روشن کرتا ہوا پاتا ہوں۔ قسم بخدا یہی وہ نقشہ ہے جو میں مسلسل دو تین روز سے خواب میں دیکھ رہا ہوں۔ اتنا کہنے کے بعد جناب مرزا صاحب خضوع و خشوع کے ساتھ شبیہہ تربت و شبیہہ نہر فرات بنانے میں مصروف ہو گئے اور ساری رات اراکین انجمن کے ساتھ مشغول رہے۔

آخر میں ہم کربلا کے ان شہیدوں کی عظمت کو سلام پیش کرتے ہیں اور اپنی اس عبادت کو جس کا اہتمام اراکین انجمن کرتے ہیں بارگاہِ سیدہ میں قبولیت کے لئے دعاگو ہیں۔

سلام ہو آپ پر اے فرزندِ رسولؐ
سلام ہو آپ پر اے فرزند خدیجۃ الکبریٰ
سلام ہو آپ پر اے فرزند علیؑ و فاطمہؑ
سلام ہو آپ پر اے وارثِ انبیاء

Presented by Ziaraat.Com

چے نانا کی
ن کا احترام
بچوں کو

ان حسین

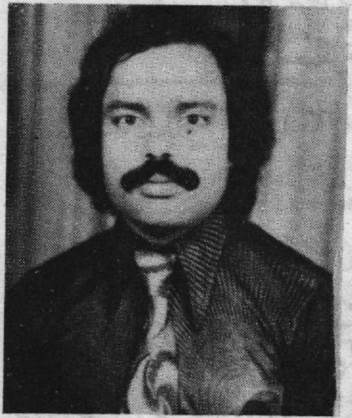

Presented by Ziaraat.Com

علمِ حضرت عباسؑ کو ٹکٹکی باندھے دیکھ رہے تھے۔ مخاطب کرنے پر
مرزا صاحب نے حسین احمد صاحب سے کہا کہ کام بند کر کے کچھ دیر کے
لئے آپ سب میرے پاس آ جائیں۔ ہم سب فوراً مرزا صاحب کے گرد
جمع ہو گئے تو انھوں نے رقت آمیز آواز کے ساتھ کہا کہ جناب خاں صاحب
کئی دن ہو گئے ہیں میں یہ منظر جو آپ دفن گاہِ تعزیہ پیش کر رہے
ہیں خواب میں مسلسل دیکھ رہا ہوں اور ایک چھوٹی سی تربت پر کچھ
بچوں کو موم بتی روشن کرتا ہوا پاتا ہوں۔ قسم بخدا یہی وہ نقشہ ہے جو
میں مسلسل دو تین روز سے خواب میں دیکھ رہا ہوں۔ اتنا کہنے کے بعد
جناب مرزا صاحب خضوع و خشوع کے ساتھ شبیہہ تربت و شبیہہ نہر
فرات بنانے میں مصروف ہو گئے اور ساری رات اراکین انجمن کے ساتھ
مشغول رہے۔

آخر میں ہم کربلا کے ان شہیدوں کی عظمت کو سلام پیش کرتے ہیں
اور اپنی اس عبادت کو جس کا اہتمام اراکین انجمن کرتے ہیں بارگاہِ سیدہ میں
قبولیت کے لئے دعا گو ہیں۔

سلام ہو آپ پر اے فرزند رسولؐ
سلام ہو آپ پر اے فرزند خدیجۃ الکبریٰ
سلام ہو آپ پر اے فرزند علیؑ و فاطمہؑ
سلام ہو آپ پر اے وارثِ انبیاء

Presented by Ziaraat.Com

میں گواہی دیتا ہوں آپ نے نماز قائم کی۔
میں گواہی دیتا ہوں آپنے زکوٰۃ کی ادائیگی کا حکم دیا۔
برائی سے رد کا۔ حجت تمام کی۔
صراطِ مستقیم کی ھدایت دی۔
میں برأت کا اعلان کرتا ہوں ان لوگوں سے جنہوں نے آپکے نانا کی حرمت کا خیال نہ کیا آپ کا خون ناحق بہایا۔ آپ کے حقوق کا احترام نہ کیا۔ آپ پر پانی بند کیا۔ آپکے انصار و اعزا کو قتل کیا آپکے بچوں کو ستایا۔
آپ کے اہل حرم کو اسیر کر کے در بدر پھرایا۔
اے خدا ہمکو حسینؑ کی راہ پر چلنے کی توفیق عطا فرما! اور دشمنان حسینؑ کو شدید عذاب میں مبتلا فرمایا۔

زیارت گنج شہیداں

امام بارگاہِ جعفریہ گو بیمار کراچی نمبر ۱۸

۱۱ نومبر ۱۹۸۲ء بوقت آٹھ بجے شب بعد نماز مغرب ایک مثالی عبادت میں خود شرکت کیجئے اور اپنے ساتھ گھر والوں کو زیارت کرانے لائیں۔
آنا مت بھولیے نہیں تو سال بھر افسوس رہے گا۔

Presented by Ziaraat.Com

عہدیداران انجمن ناصر العزا رجسٹرڈ

صدر : محمد وصی خاں
نائب صدر : سید تقی حیدر
جنرل سکریٹری : علمدار حسین اسلم
جوائنٹ سکریٹری : سید مسعود رضا عابدی
خازن : سید ثروت حسین رضوی
سکریٹری نشر و اشاعت :

ممبران مجلس منتظمہ

حسین احمد صاحب ۔ مرزا یاور حسین صاحب ۔

حلقہ سکریٹری صاحبان

سید ناصر حسین ۔ محمود حسین ۔ آصف حسین نصرت حسین ۔

صاحب بیاض

خوش رخ مرزا صاحب ۔

معاونین صاحب بیاض

شاہ رخ مرزا، مرزا نوازش حسین ۔ بشیر اختر عابدی ہمایوں خورشید رضوی ۔

صدر دستہ :۔ اختر حسین ۔ مرزا مظاہر حسین شنو ۔

معاون سالار دستہ :۔ مرزا فرید حسین ۔ محمد عقیل ۔ ساجد حسین دگڈم ۔ سید شاہد حسین رضوی ۔

Presented by Ziaraat.Com

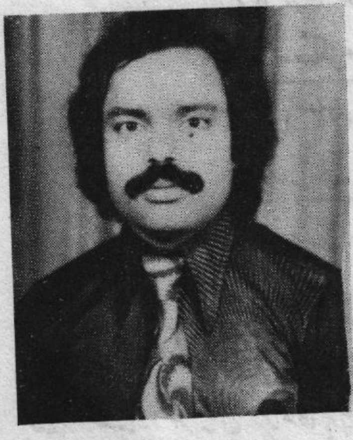

Presented by Ziaraat.Com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ذکرِ علیؑ عبادت ہے۔ زبانی ہو یا تحریری۔

محمد وصی خان (سینیئر نائب صدر) مرکزی تنظیم عزا (رجسٹرڈ) کا عظیم کارنامہ

۲۵ تاریخ ساز

کتابیں فخریہ پیش کرتے ہیں۔

خود پڑھیے اور دوسروں کو فخریہ پڑھائیے وقت کی اہم ضرورت کے مطابق نیئو
کیجانب سے "تاریخ پاکستان پر پہلی کتاب"۔

(۱) تشکیل پاکستان میں شیعانِ علیؑ کا کردار (قیمت ۲۵ روپیہ)

ملک عزیزہ کی تعمیر اور تشکیل میں شیعہ اکابرین ملت نے جو عظیم قربانیاں اور خدمات سرانجام دی ہیں ان کو پہلی مرتبہ تاریخ ساز کتاب کی صورت میں پیش کیا جارہا ہے۔ یہ کتاب چار جلدوں پر مشتمل ہے پہلی جلد میں چار سو بتیس ۴۳۲ صفحات ہیں۔ خوبصورت ٹائیٹل نایاب غیر مطبوعہ خطوط۔ تاریخ ساز کارنامے شامل ہیں اس کتاب کو مندرجہ ذیل اہل قلم اور صاحبانِ علم کی نادر تحریروں سے زینت دی گئی ہے حجتہ الاسلام علامہ مرزا یوسف حسین۔ حجتہ الاسلام علامہ مفتی عنایت علی شاہ۔ حجتہ الاسلام علامہ طالب جوہری ممبر اسلامی نظریاتی کونسل (فخرِ قوم راجہ صاحب محمود آباد) پروفیسر سید علی حسنین شیفتہ صدر الافاضل

Presented by Ziaraat.Com

مولانا سید مرتضیٰ حسین صدرالافاضل۔ پروفیسر سید علی رضا شاہ نقوی۔ علامہ شیخ فخرالدین مولانا شبیہہ الحسن محمدی۔ ڈاکٹر سید نظیر الحسنین زیدی۔ جناب سید دبیر حسین رضوی۔ جناب سید راحت حسین ناصری۔ جناب سید محمود الحسن رضوی۔ جناب رئیس امروہوی۔ علامہ محسن اعظم گڑھی (مرحوم) ناز اکبر آبادی۔ جناب کیف بنارسی۔ جناب مختار سی ایس پی۔ جناب حسنین کاظمی۔ جناب مختار زمن۔ جناب مرزا علی اظہر برلاس۔ جناب نواب صدیق علی (مرحوم) جناب ڈاکٹر ابواللیث صدیقی۔ جناب ضیاء الحسن موسوی جناب چوہدری خلیق الزماں (مرحوم) جناب مقصود زاہدی۔ جناب ذاکر مشہدی۔ جناب سید اشفاق نقوی (ریٹائرڈ) اسکواڈرن لیڈر پی اے ایف۔ جناب رضا انصاری چیف ایڈیٹر صدائے بلتستان۔ جناب رضوان احمد (۱) راجہ صاحب محمود آباد کا ایک تاریخی خط کرنل (ریٹائرڈ) عفار مہدی (ملٹری کراس) کے نام (۲) مہاراجکمار کا خط قائد اعظم کے نام "غیر مطبوعہ" (۳) فاطمہ صغرا کی کہانی اخبارات کی زبانی بشیر دل خاتون جس نے لاہور سیکرٹیریٹ پر مسلم لیگ کا ہلالی پرچم لگا کر ایک عظیم کارنامہ انجام دیا۔ (۴) مہاجوانوں نے گلگت و بلتستان کو پاکستان میں کیسے شامل کیا (۵) ریاست جوناگڑھ نے پاکستان سے الحاق کا اعلان کس کی کوششوں سے کیا۔ (۶) پولیس انسپکٹر حامد حسین بر وقت امداد نہ کرتے تو قائداعظم کو ہندوؤں نے اپنی تخریب کاری کا نشانہ بنا لیا تھا۔ (۷) پاکستان کے خلاف ایک اہم دستاویزات ف "جسکو پولیس انسپکٹر ریٹائرڈ سید دبیر حسین رضوی نے قائداعظم کو بتایا خود پڑھیے اور دوسرے بھائیوں کو فخریہ پڑھائیے۔ یہ آپکی قوم کی تاریخ ہے جس کا ہر گھر میں رکھنا ضروری ہے۔

⁂

Presented by Ziaraat.Com

(۲) امام خمینی کی واپسی ۔ از محمد ہیکل / ستار طاہر (قیمت دس روپیہ)

مصر کے مشہور زمانہ اہل قلم محمد ہیکل کی ایک عجیب و غریب تحریر جس کا ترجمہ و تلخیص ستار طاہر صاحب نے کی ہے (انقلاب ایران پر چونکا دینے والی کتاب جس کے اندر حیرت انگیز انکشافات موجود ہیں جو پہلی دفعہ منظر عام پر آئے ہیں۔ نادر تصاویر ہیں۔ ایک دردناک داستان۔

(۳) نہج البلاغہ کی روشنی میں زندگی کا منظر!

قیمت دس روپیہ

امیر المومنین حضرت علی علیہ السلام کے ارشادات جو حروف تہجی کے لحاظ سے پہلی دفعہ ترتیب دیئے گئے ہیں جو بہترین زندگی گزارنے کے اصولوں کو اجاگر کرتے ہیں عالیجناب گورنر عباسی صاحب قبلہ (گورنر سندھ) کا تاریخی حکم نامہ جو نہج البلاغہ کی اہمیت کو واضح کرتا ہے۔ آپ بھی پڑھیئے۔ اور اپنے بچوں کو بھی پڑھایئے۔ زندگی کے ہر شعبوں پر اثر انداز ہونے والے جملے۔

(۴) حضرت علیؑ کے معجزا (قیمت پندرہ روپے)۔

اپنی نوعیت کی پہلی اور آخری کتاب جس میں مولائے کائنات کے عجیب و غریب معجزات بیان کئے گئے ہیں یہ ۱۱۰ معجزات جو دیکھنے میں معجزات لگتے ہیں لیکن در اصل ان کے اندر علوم کے خزانے پوشیدہ ہیں ذاکرین اور طالب علم حضرات کے لئے ایک نایاب تحفہ ہے جو اردو زبان میں پہلی دفعہ اس نوید سے پیش کیا جا رہا ہے۔

Presented by Ziaraat.Com

شیعہ ڈائرکٹری قیمت دس روپے۔ یہ کتاب زرِ کثیر خرچ کر کے لکھی گئی ہے جس کے اندر ہر وہ معلومات جمع کر دی گئی ہیں جس کی آپکو ہر وقت اور ہر موقع پر ضرورت پڑتی ہے۔ اس کتاب میں تمام علمائے اکرام، ماتمی انجمنوں، شعرائے عظام، امام بارگاہ، مسجد، اکابرین ملت۔ غرض تمام دینی موقعوں پر کام آنے والے پتے اور معلومات درج ہیں۔

علیؑ علیؑ حصہ دوم قیمت ۱۰ روپے۔ حصہ اول اور دوم دونوں حصے بڑی محنت اور بھرپور حوالہ جات کے ساتھ لکھے گئے ہیں اور دونوں حصوں میں حضرت علی علیہ السلام کے فضائل کا سمندر ٹھاٹھیں مارتا نظر آتا ہے۔ حصہ دوم میں دو سو سے زیادہ سچے واقعات۔ اور سابق چیف جسٹس محمد منیر کی کتاب ".. جناح تک" کے وہ صفحات جو انھوں نے کافی تحقیق کے بعد شیعوں کے لئے لکھے ہیں! اصلی تحریر کے فوٹو کے ساتھ موجود ہیں جسکو پڑھنا اور جاننا بہت ضروری ہے۔ علامہ اشرف علی تھانوی کا حضرت علی علیہ السلام کی افضلیت کے سلسلے میں اہم مضمون۔ غرضکہ کتاب علیؑ علیؑ کے حصہ اول اور دوم دونوں ہی پڑھنا آپکے لئے ضروری ہے۔

بیاض تسکین زہراؑ حصہ اول، دوم سوم، چہارم، پنجم و ششم کی حصے کی قیمت ۱۲ روپے ہے ان بیاضوں میں کراچی کی ماتمی انجمنوں کے مقبولِ عام نوحے درج ہیں۔ ان کے علاوہ بھی مشہور شعرائے اہلبیتؑ کا کلام جو آپکو بیحد پسند ہے۔ وہ سب ان بیاضوں میں موجود ہیں۔

Presented by Ziaraat.Com

بیاضِ تسکینِ زینبؑ حصہ اول، دوم، سوم، چہارم، ہر حصہ کی قیمت بارہ روپے، سوز، سلام، رباعی، اور مرثیوں کی تاریخ وار مجالس کا نایاب مجموعہ، آپ اس بیاض میں درج شدہ تاریخ وار مجالس کے ذریعہ حضرت فاطمہؑ کے لالؑ (امام حسینؑ) کا جی کھولکر پرسہ دینگی۔

حسینؑ حسینؑ حصہ اول و دوم سوم قیمت ۲۰ روپے۔ اس کتاب میں حضرت امام حسینؑ کی پرعظمت شخصیت پر پراز معلومات مضامین درج ہیں۔ انکے علاوہ امام حسینؑ کے عظیم خطبات اور واقعات کربلا پر انتہائی دلچسپ انداز میں روشنی ڈالی گئی ہے۔ ہر لحاظ سے نایاب کتاب ہے۔

حضرت علی کے فیصلے اور موجودہ تعزیرات اسلامی:

قیمت ۱۶ روپے، اسوقت جبکہ اسلامی نظام ملک میں رائج کیا جا رہا ہے۔ ضروری ہے کہ حضرت علی کے فیصلوں کا مطالعہ کیا جائے اس سے اسلامی نظریات کے تحت اہم مسائل کو حل کرنے میں مدد ملے گی۔ اس کے علاوہ موجودہ حکومت کی نافذ کردہ اسلامی تعزیرات بھی موجود ہیں انکا مطالعہ آپ کے لئے ضروری ہے۔

بیعت علیؑ قیمت ۱۸ روپے حضرت علی علیہ السلام نے کسی کی بیعت نہیں کی اور اس سلسلے میں جو کچھ عبارتیں مخالفین کی کتابوں میں محفوظ ہیں ان کی حقیقت من گھڑت افسانے سے زیادہ نہیں ہے حضرت علی علیہ السلام کیجانب سے رسولؐ کے سچے جانشین مقرر ہوئے، ہیں اور رہیں گے، زوردار عبارت کلیجہ میں تیر کے مانند پیوست ہو جانے والے الفاظوں پر مشتمل اور حقائق پر مبنی کتاب جس کا مطالعہ کرنا آپ کی اہم

Presented by Ziaraat.Com

آپ کی اہم مذہبی ضرورت کے مترادف ہے۔

(۱۶) "وارث فدک" قیمت ۴۰ روپے، اس کتاب میں پڑھیئے۔ رسولؐ کی چہیتی اکلوتی بیٹی، مظلوم حضرت فاطمہؑ خاتون جنت کا زوردار مکالمہ! جس نے حاکم وقت کو لرزہ بہ اندام کر دیا۔ اس مکالمے کا ایک ایک نقطہ سے ثابت ہے کہ فدک کی وارث خاتون جنت کے علاوہ کوئی دوسرا نہیں۔"

مگر یہ بگڑتی ہے جس وقت ظالم کی نیت ۔۔۔ نہیں کام آتی دلیل و حجت۔

حضرت فاطمہؑ فدک کی وارث ہونے کے باوجود فدک کی ملکیت سے بہ جبر محروم ہو گئیں یہ کتاب آپکے لئے بیحد ضروری ہے۔

(۶۱) "اولیائے کرام و شعرائے عظام آستانہ مولا علی پر"

اس کتاب میں مشہور زمانہ اولیائے کرام کی نایاب منقبت اور ان کا ترجمہ پہلی بار یکجا کر کے چھاپا گیا ہے۔ قیمت ۲۰ روپے۔

(۷) "عظمت حسین یعنی مقالات سید العلماء" قیمت ۲۰ روپے۔ اس کتاب میں سید العلما سید علی نقی صاحب قبلہ کے ۲۵ عدد نایاب مضامین کے مجموعہ جنکو پہلی بار یکجا کر کے سید العلماء کی اجازت سے چھاپا گیا ہے اس کتاب میں امام عالیمقام کی شخصیت کے ہر پہلو پر بھرپور روشنی ڈالی گئی ہے۔ مومنین کے لئے ایک نایاب تحفہ ہے

(۸) "شیعہ حفاظ قرآن" قیمت ۸ روپے۔ کون کہتا ہے کہ شیعوں میں حافظ قرآن نہیں ہوتے اس کتاب میں پہلی صدی ہجری سے آغاز

Presented by Ziaraat.Com

پندرہویں صدی ہجری تک شیعہ حفاظ قرآن کے اسمائے گرامی کارنامے اور پتے درج ہیں۔

۱۳۔ **حضرت علیؑ میدان جنگ میں!** :۔ مولائے کائنات امیرالمومنین حضرت علی علیہ السلام کرار غیر فرار کی مشہور زمانہ جنگیں جو آپ نے اسلام کی سربلندی کے لئے کفار سے لڑیں۔ خدا کی قسم ایک ایک سطر معلوماتی اور دل خوش کرنے والی ہے۔

قیمت :۔ -/۲۰ روپے

حسینؑ حسینؑ حصہ اول، دوم، سوم :۔ اگر آپ یہ معلوم کرنا چاہتے ہیں کہ واقعۂ کربلا کیوں ہوا؟ امام حسینؑ نے اس راہ میں کیا خاص کردار ادا کیا، شہادت امام مظلوم کا اثر عالم اسلام پر خصوصاً اور اردو ادب و دیگر فنون پر عموماً کیا ہوا۔ عزاداری نے کیسے رواج پایا۔ اس کو قائم رکھنے کیلئے بعد شہادت حضرت امام حسینؑ کس کس نے قربانیاں دیں مختلف شہروں میں کسطرح حسینؑ کا ماتم ہوتا ہے۔ پاکستانی جنگی قیدیوں نے قید کے زمانہ میں ہندوستان میں کسطرح سید سجادؑ کی یاد منائی کیا جنات کی عورتیں بھی غم حسینؑ میں ماتم کرتی ہیں (ایک سچا واقعہ) جمیل الدین عالی کی مزار جناب زینبؑ پر حاضری (ایک غم اندوہ واقعہ) جب تعزیہ خانہ کر جلوس، آگ پر ماتم، حضرت عباسؑ کی حاضری کب اور کسطرح شروع ہوئی علامہ ہندی سے لیکر دور حاضر تک علماء کرام کے مضامین اس کے علاوہ بی بی پاک دامن۔ سر حسینؑ کی کہانی۔ قاتلان حسینؑ کا انجام سرزمین ہند میں امام کے زندہ معجزات۔ امام حسینؑ کے تمام خطوط، تمام تقریریں اور حکیمانہ جملے جن کو آج تک کبھی یکجا نہیں کیا گیا چار سو سال پرانا وہڑی شہر کا تعزیہ جس کا نقشہ مولانا نے خود بنوایا۔ تاریخ عزاداری۔ دنیا کے ہر شہر کی عزاداری کی تفصیل۔

Presented by Ziaraat.Com

Presented by Ziaraat.Com

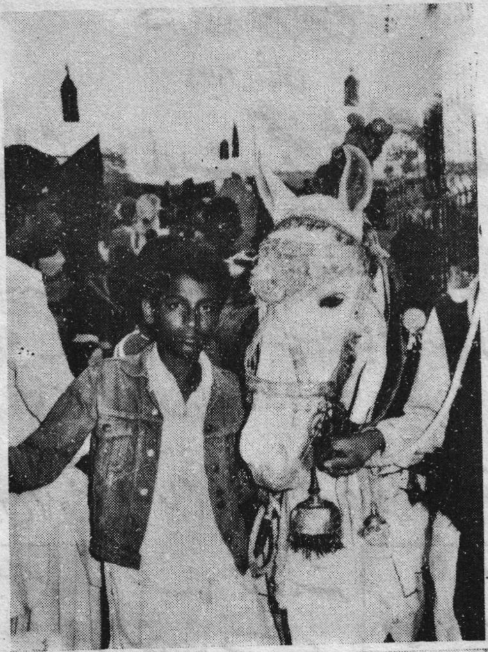

Presented by Ziaraat.Com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۱۳ویں مثالی

شب بیداری و زیارت گنج شہیداں!

شبیہ تربت ۱۸ نوجوانان بنی ہاشمؑ کی نہر علقمہ تل زینبیہ تابوت ذوالجناح۔ جھولا اور علم حضرت عباسؑ علمدار کی زیارت کیجئے اور اپنی منتی مرادیں پائیے

بمقام دفن گاہ تعزیہ امام بارگاہ جعفریہ گو لیمار۔ بوقت ۸ بجے

۱۱ نومبر گولیمار آنا مت بھولیئے	شب تا نماز فجر خطاب	۱۱ نومبر گولیمار آنا مت بھولیئے

شہنشاہِ خطابت :- پروفیسر علی رضا شاہ نقوی۔ مدظلہ العالی

انتصیب علم حضرت عباسؑ علمدار بدست مبارک

عزت مآب سید شبیر حسین نقوی مدظلہ العالی صدارتی مشیر حکومت پاکستان خصوصی طور پر اسلام آباد سے آرہے ہیں۔ ایک یادگار پروگرام جس کو آپ سالہا سال یاد رکھینگے

انجمن غمخواران عباسؑ کے نوحوں کی بیاض

"ضیاء انجم" شائع ہوگئی

Presented by Ziaraat.Com